بمبئی کشف الاخبار

نوع مرح خدائے اکرم ہے | عشرت افزا ہر کواغم ہے
کیون نہ سمجھے ہر ایک سکو عزیز | کشف الاخبار جان عالم ہے

N 15 The Bombay Kushful Akhbar L 20

جلد ۲ سورخہ ۹ ۲ شہر صفر سنہ ۱۲۹۱ ہجری مقدس مطابق ۱۶ ماہ اپریل روز پنجشنبہ باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۱۵

اشتہار

دس اخبار کا شف الاسرار سر بہار کے طبع کا ہفتے مین ایک بار دستور جز ماتارد اسکا التزام تا مقدور رہے گا سین سے مرجع اخبار اصداقت آیا انگریزی اور دوسرے ہند کے کام خو اہ بلا تحقیق کا نام نہین کسی کی ہجو اور مذمت زبان پر لانا اپنا کام نہین دیگر دس قلم کو سچ لکھنے سے باز رکھینگے جو صحیح اور تحقیق ہوگا اظہار کرینگے قیمت اہل شہر کو ماہوار پیشگی ایک روپیہ مابعد کے سوا روپیہ سالیانہ پیشگی بارہ روپئے مابعد سال پندرہ روپئے اور باہر کو ماہواری پیشگی شششماہی مع محصول ڈاک سات روپئے مابعد دس روپئے سالیانہ پیشگی مع محصول ہوا تیرہ روپئے مابعد چوبیس روپئے اور بیرون پیشگی سالیانہ سوا پندرہ روپئے مابعد تیس روپئے اور مابعد پر دو سال لین تو ساٹھ روپئے دینا پڑیگا قیمت پیشگی ہمراہ درخواست اخبار کے رحمت فرماوین اس سے زیادہ مدت ایک مہینے کی بیس دن اسکے بعد شرع ماکے محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا بل یا مدت لگا کر فرماوین اگر ہنڈوی ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ خبر کے عنایت کرین بغیر خبر کے پہنچنے مین شک ہوگا جسقدر ٹکٹ اونکے ہمراہ فروخت کرنیکا حق ہماراون فی روپیہ ایک آنہ زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ آنے کو بکتا ہے جو صاحب سال کے اندر سے ایک قطعہ اخبار بھی لینگے قیمت سال کی برابر دینی پڑیگی پیشگی کا روپیہ واپس کیا جاوے گا جسکو اخبار موقوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہوا مگر جب تک قیمت ادا نہ ہوگی باوجود عدم ارسال اخبار کے ماہواری منکے ذمے واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی قیمت ۶ ر اشتہار فی سطر عام اشتہار پورکی ۳ چار روپیہ مقرر ہے اور مطلب ہنگامی خاص کا اظہار فی سطر ۶ لیا جائے گا

کشف الاخبار بمبئی نام کا راست گفتار

مکرر مذہب کی آزادی مین خلاف اظہار راقم اخبار راست گفتار گجراتی قوم پارسی اگرچہ پیشہ وقایہ نگاری سے ہمارے بھی جان پہچان ہین اخبار بھی مبادلہ مین لیتے دیتے ہین لیکن ان دنون زمرہ سفہا مین اپنے ذات جاہیون اور رذال بھائی بائی کتاب فساد کی طرفداری بیجا کر کے راست مین بتلاتے ہین مراون کی قوم کے بیہودے پارسی اخبار چی مشتہر بیہودہ مثل نقارچی ہماری تحریر ہفتہ گذشتہ کے موافق کچھ ایسی ہوا ہی بد لگنے سے پھول گئے اور اپنی اصالت باتمی فروشی اور ذلتونکا حال بھول گئے زمین سیچ ہی لگے کو ناحق خدا نہ ہوسے کمینونکا پیشہ نامی اور بو پن بحثنے سیٹھ بنکر کہ اب تک اوسی بائی کے لقب سے پکارے اور پہچانے جاتے ہین اسقدر بیخوف ہو گئے ہین کہ سوائی بدزبانی بہ نسبت مسلمانون عالی منزلت مدانی کے اب گورنمنٹ اعظم بمبئی اور صاحب کمشنر نیکنام پولس کو بھی خبر دینی کس طرح کلمات بد اور نا شائستہ ــــ اور اون کے انتظام عادلانہ کی مذمت کرکے فساد انگیزی کرتے ہین چنانچہ ہفتہ گذشتہ تاریخ ۱۵ اپریل کو راست گفتار نے ایک نیا مضمون کثرت مشتون اپنی ادسی زبان رزالت سے یہ لکھا ہے کہ اس حکومت انگریزی کی رعیت ہندستان کو زمانہ اوس سے جو حق ملا ہے اوسکو ضعوفی مسلمانون نے چھین لینا چاہا ہے اور حکام بمبئی کی کم خیالی اور عدم توجہی نے ایسا کرنے دیا ہے پولس کے کمشنر مسٹر سوتر نے بمبئی چھاپنی اور رشوت کی

چھوٹی ایک کتاب صاف زبان سیدھی گجراتی کو بند کیا کہ مسلمانون کو جو ہمنی دلایا اور اوسکے اوس کام کو بمبی کے گورنر سر فلپ اوڈ ہوس صاحب نے غلور نظر اور رجال رکھکر مستر ساوتر کو راضی رکھا اور اوسی موافق کراچی کے مستر یت مستر گیبس نے وہان بھی ایک شخص قیاپادری کی کتاب کو بند کر کے بمبی کے گورنر کو رضامند کیا ہے مگر یہ حکام اسطرح ایک دوسرے کی پیروی کر کے رعیت کو جو ہم سے ملے ہوئے حق کا خون کرتے ہین اس چھاپہ کے حق خود مختاری اور آزادی کی حالت بمبی مین ہنوز بچپن اور طفلی کے عالم مین ہے مگر ان حاکمون نے اسکی اول تنہائی ہے یعنے طفل بے گناہ کے مانند اوسکا خون کیا ہے ——

یعنے جناب گورنر صاحب بہادر عادل زمان اور صاحب کمشنر مستر ساوتر صاحب بہادر منتظم کامل اور کراچی کے مجسٹریت مستر گیبس صاحب کو مثال خون کے مجرم جانتا ہے —— اور لکھتا ہے کہ ایک کتاب جو مسلمانون کے گروہ جنونی کو ناپسند ہونے سے اوسکو ضبط کیا ہے جبکہ مستر ساوتر نے اسطرح کا ایک داغ ظاہر کیا کہ توفی الفور اوسکے دوسرے ہی چھپنے اوسی طرح پر عمل کرنیوالا پولیس کا چی کا عملدار مجسٹریت کراچی مین بھی پیدا ہوا اب اگر ہندوستان کے دوسرے حصون مین جہان محمدی جنونی ہمیشہ جوش مین بھرے ہوئے رہتے ہین وہان اسی حماقت کے موجب سے ہوئے دخل اور نظیر کی نقل کرنیوالا کوئی دوسرا عملدار حق پیدا نہو جاوے تو ہندوستان کا نصیب اچھا جانا جاوے ہم ایسا خیال کرتے تھے کہ یہ جسم کا ملا ہوا حق چھین لینے کا ظلم صرف ایک ہی قوم پارسیون کے اوپر گذرا ہوگا اور گجراتی ہی چھاپہ نے یہ آزادی اپنی کھوئی ہوگی بلکہ کرسچین مشنری بھی کہ اس ظلم کو بمگھان کے تلے آئے ہین اور چھاپہ انگریزی کی آزادی بھی چھین لی گئی ہے —— اب ہم پوچھتے ہین کہ محمدیون کے برخلاف تو کوئی ایسی کتاب زبان گجراتی مین نہین ہے مگر انگریزی مین ایسی ہی جلدین کتب خانون بھری پڑی ہین کہ جنکا شمار نہین تو اب سر فلپ اوڈ ہوس صاحب اور مستر ساوتر اور مستر گیبس اور کمپنی یعنے کونسل اون کتابون کو بند کرنا چاہتے ہین یا نہین اور اون سب کتب خانون کو تباہ کر دینگے یا نہین بعد اون سب کتابون کے بنانیوالون کو یا اون کے خریدارون اور اون کے فروخت کرنیوالون کو سزا دینا چاہتے ہین یا انگریزی قانون مین ایسا باب ان حاکمون سے ہو سکتا ہو تو وے حاکم اون سبون کو محمدیون کا کینہ نکالنے اور بدلہ لینے کیواسطے اون کے کڑکڑاتے ہوئے دانت اور آنکھون کے سپرد کر دینا چاہتے ہین یا نہین اور اگر ایک ہی کتاب چند مسلمان وحشی جاہلون کو پسند نہ آنے کے باعث بند کر دینا واجبی ہووے تو اونکی ناپسند دوسری سب کتابون کو بھی کیون نہین بند کرنا چاہیے اور اون کتابون کے بنانیوالون قتل کرنا کیون نہین چاہیئے اون کتب خانون کو جن مین ایسی کتابین رکھی ہون جلا کر بھسم کر دینا کیون نہین چاہیئے لیکن انگریزی قانون ذات اور مذہب کا فرق نہین سمجھتا اوسپر سے مستر ساوتر نے اپنے محمدی پروسیون کا جیسا ناز اور لاڈ اوٹھایا کہ پہلی راہ نکالی ہے ویسا ہی ناز اور لاڈ دوسرے سب ذات والون کو دینے کیواسطے مستر ساوتر انکار تو نہ کرینگے اس سبب سے ایسی امید کی جاتی ہے کہ جسطرح محمدیون کی درخواست بموجب بمبی مین مستر لال بابی کی کتاب ضبط کرنے مین آئی ہے اوسی موافق اگر قوم پارسیگی فریاد کرینگے تو اون کے مذہب کے برخلاف بزرگ ڈاکٹر ولسن اور دوسرے مشنریونکی کتابون مستر ساوتر خوشی سے بند کر دینگے —— اسطرح اگر ہندو بھی فریاد کرینگے تو ہندوون کے مہاراجون گرو کے برخلاف سر جوسف ارنولڈ کے عمدہ حج منت کی یا دوسری کتابون کو بھی بند کرینگے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ جب کتابت مسٹر وڈ کر ایا اور شائستگی کے باب مین مضامین کا چھاپنا ہندوستان مین بالکل موقوف ہو جائیگا اور انگریزی رعیت کو ملا ہوا آزادگی کا جو حق ہے اوسکی خوبیون کا نام نابود ہو جائیگا شائد یا یہ ہے تہارا

حکومت کو اور اوڈ ہوس اور ساوتر اور کمپنی فقط یہ سب عبارت پر شرارت
اور الفاظ گستاخانہ درست اور الزام اور طعنہ زنی کی تحریر بجنس راقم راست
گفتار کی ہی کہ مضمون مرقومہ صدر میں جناب نواب گورنر صاحب بہادر
منتظم کامل رعیت دوست اور حق شناس اور صاحب کمشنر پولیس شہر
بندوبست مسٹر ساوتر صاحب اور کمپنی یعنے کونسل کی نسبت کس طرح کے
الزام لگاتا ہی کبھی اون کے حکم اور تجویز منصفانہ کو حماقت سے بھرا ہوا اظہر
کہتا ہی اور کسی جگہ مثل قاتل بچہ بے گناہ کی نظیر دیتا ہی اور کبھی ہوا انتظام میں
بد خیالی اور کم توجہی بتاتا ہی اور اپنے نالایقوں بد خیال کی ترغیب یا مشورہ
سے جبر کے خاتمہ پر کس بے ادبی اور شرارت کے ساتھ نواب گورنر صاحب کو
شاباشی کا طعنہ دیتا ہی اور اون کے اسم مبارک کو کس طرح کی گستاخی اور تحقیر سے
مذاکرتا ہی کہ شاباش ہی تمہاری حکومت کو اور اوڈ ہوس اور ساوتر اور کمپنی ان
کلمات سراسر شرارت آیات کو غور کرنا چاہیے کہ ایک ادنی گروہ پارسی کا
آدمی ـــ جناب حضور عالیہ ملکہ معظمہ شہنشاہ انگلند اور ہند کے ایسے
ذی رتبہ حاکم معظم نایب ملک سے کیسی گستاخی کرتا ہی

کراچی کی خبر

میں بھی راست گفتار اظہار کرتا ہی کہ کراچی میں مسٹر شیلڈ
نام کے مشنری نے ایک کتاب بابت مذہب کے ظاہر اور فروخت کی تھی
جسکے واسطے جسطرح بمبئی کے مسلمانوں نے ایک کتاب کو ناپسند کرکے اوسکے
بند کرنیکے زبردستی اور زیادتی سے مسٹر ساوتر کو صلاح دی تھی اوسی موافق
کراچی کے مسلمانوں نے بھی اوس مشنری کی کتاب کا بہانہ لیکر اوسکے مکان پر جاکے
اور پتھر مارے اور ایک دوسرا گروہ مسٹر گبس صاحب مجسٹریٹ کراچی کے
پاس فریاد کو گیا اوس کتاب کو بند کرو اور مسٹر گبس صاحب نے بھی مجسٹریٹ
بمبئی کی مثال دیکھ کر کتاب مذکور ضبط کرنیکا حکم دیا اور مسلمانوں کو
ٹھنڈا کیا اور مشنری کے مکان پر اوسکے حفاظت کیواسطے پولیس کا پہرہ
رکھا گیا اسکے بعد راقم راست گفتار اپنی رامی تعصبانہ بڑی اشتعالک دیکر
لکھتا ہی کہ اب آج سے مشنری پادری لوگ کو اپنی دوکانیں بند کرکے یہان
سے اپنے گھرون کو چلے جانا چاہیے کیونکہ پادری لوگون کو انگلنڈ کے امیران
امرا اور تجاران صاحب دولت لاکھون روپیہ خرچ کرکے ہندستان میں
طریقہ مذہبی کی تعلیم کیواسطے بھیجتے ہین اوس کام کو مسٹر ساوتر اور مسٹر
گبسن ایسے عہدہ دار موقوف اور رد کرنیکا قلم چلاتے ہین اور سرکار ایسے عہدہ دار
کی اچھی طرح سے خبر لینے کے بدلے خاموش ہو رہے بلکہ خوشدلی کے ساتھ
اپنے ان عہدہ داروں اور بہادر نوکرون کی مردانگی اور کارروائی بیٹھے بیٹھے
دیکھا کرتے اور خوش ہوتی ہی ـــ اسی طرح کی بیہودگی اور بے ادبی سے راقم
راست گفتار تاریخ ۱۱ ماہ اپریل روزنامچہ کے اخبار میں کہ اس روز انتظام سرکار
بمبئی کے برخلاف لندن میں عرضی بھیجنے کو پارسیون کی مجلس ہوا اظہار کرتا
کرتا ہی اوس میں اپنے پارسیون مالدار وغیرہ کو سرکار گورنمنٹ اور حکام
عالی بمبئی کے انتظام سے برخلاف مقابلہ کرنیکو بڑے زور سے ترغیب
دیتا ہی کہ تم لوگ رانی کی سب سے ذی عزت اور نمبر اول اور وفادار بڑے
کام کی بہت پیاری رعیت ہو ملکہ کا مقابلہ کرنا تم کو نہیں چاہیے لیکن اون کے
نوکرون کا مقابلہ بہت کوشش سے کرنے میں کچھ اندیشہ نہیں واہ صاحب
راست گفتار سچے خبر نگار تمہاری عمدہ خبر نگاری اور تمہارے میٹھے اور سلامت گفتار
کی عالی ظرفی اور وفاداری اور عزت نمبر اول کا کیا کہنا کہ جس شہنشاہ رحم دل
رعیت پرور یعنے جناب ملکہ معظمہ کی نسبت اپنے پارسیون کی ایسی وفاداری
اور بڑے کام کی رعیت پیاری اور دوسری سب رعیت مسلمان اور ہندو سے
نمبر اول کی عزت دار ہونا ظاہر اور بزبان خود یہ تعریف کرتے ہو اور نہیں جناب
معظمہ کے منتخب بڑے عالی رتبہ عالی اہلکار حاکم اعظم گورنر بمبئی نایب خاص کی
حقارت کرتے ہیں اور اون کے حکم اور تجویز کے برخلاف اونہیں پیارے

بیہاں سے پارسیون کو ملکہ معظمہ کے نایب سے مقابلہ کرنیکی ترغیب دیتے ہین
اور کیسے کیسے کلمات بے ادبانہ لکھے ہین شاید اخبار گجراتی کا ترجمہ جناب
گورنر صاحب بہادر اور حکام ذی احترام کے ملاحظہ مین نہین گذرتا جیسے جناب
ملکہ معظمہ کا ایسا نایب حاکم ملک بلکہ سب حکام ذی رتبہ جو ملکون پر مقرر
ہین رعیت کے نزدیک جناب ممدوحہ کے برابر ہین گروہ مسلمانون کی تمام رعیت
جناب ملکہ معظمہ کے بھیجے ہوئے حکام کو مثل جناب ممدوحہ کے جانتے ہین اور انکے
حکم کو خاص حکم جناب ممدوحہ کا سمجھکر اطاعت کرتے ہین دیکھو جناب گورنر
صاحب بہادر نے فقط ایک ہی مرتبہ شسطر کا حکم مسلمانون کو سنا دیا اونہون نے اوسکو
قبول کرکے خاموش ہو رہے باوجود کہ اون پر ہر طرح کہ گذرا دو تین روز تک
ایک ادنی پارسیون کی شرارتون کے صدمے اوٹھائے اون کا مذہبی
محرم بند کیا گیا لیکن اوسپر بھی حکم سرکار کو نہایت مقدم سمجھکر اوسی پر
قایم رہے وفادار رعیت سچے مسلمان ہین کہ حکم مالک سے عذر نہ کیا
اور ایک پارسی وفادار ہین کہ گورنر صاحب کی عمدہ فہمایشون کو ذرا بھی خیال
مین نہ لائے صلح کرنے سے انکار کیا بلکہ کوشش برخلاف کرتے رہے اور ابتک
اپنے اوسی جوش پر موجود ہین اور یہ بات کسی کو نہین معلوم کہ پارسیون نے
سرکار کا کونسا کام کیا ہے سرکار کے کس دشمن پر لڑنے گئے تھے اور بہادری
سے فتح کیا کس مہم کے اوپر سرکار کے ساتھ جاکر ہزارون آدمی وفاداری مین
مرگئے تھے کونسی بزرگی رکھتے ہین جس سے سرکار کی بہت پیاری اور وفادار
بڑے کام کی سب سے درجہ اول کی رعیت اپنے منہ سے بنتے ہین ان مسلمان
رعیت سرکار کی وفادار اور جان نثار اور دلی تابعدار اور ہندوستان مین درجہ
اول عزت دار و خیر خواہ بلاشبہ ہین کہ تمام فوج سوار اور پیادہ اور توپ خانہ
مین موجود ہین جب سے سرکار کی ہندوستان مین سلطنت ہوئی صدہا لڑائیان تو
مسلمانون نے فتح کی بڑے بڑے قلعون و شمار گذار ہین حکم سرکار سے کس کس

دشمن کو مارکر تابعدار بنایا ہزارون آدمی کمال بہادری کے ساتھ مارے گئے و
اچھے اچھے کام کرکے بڑے عہدے اور خطاب پلیئر اور آپ ہی پاتے جاتے ہین
ذی علم اور صاحب لیاقت مسلمان تمام ہندستان مین عہدہ ملکی پر سرفراز
پنشن قرار تنخواہ مین پاتے ہین نوابی اور بہادری کے خطاب حاصل کئے ہین خیرخواہ
وفادار سرکار انگلشیہ کہلاتے ہین صدہا مسلمان منصف اور صدر الصدور
ڈپوٹی کلکٹر اسسٹنٹ کمشنر ہین اور تحصیلدار میرمنشی اور ناظر عدالت صدر
نشین جگہ درجہ اعظم کے عہدہ دار ہین وکیل اور تھانہ دار وغیرہ کا کچھ حساب
شمار نہین ہزارون سرفراز ہین خود لندن مین مولوی منشی سید عبداللہ صاحب
اور منشی مولوی سید اولاد علی صاحب اور مولوی محمد حسن خان صاحب
کس طرح کا درجہ اعظم اور یکتائی اور احترام رکھتے ہین سرکار کے سچے خیرخواہ وفادار
اور عہدہ کا مگذار درجہ اول کی عزت دار رعیت مسلمان ہین یہ اپنے منہ سے
عزت دار اور عمدہ رعیت بزبان خود میان مٹھو بنتے ہین علم اور لیاقت شہرت
اور عالیخاندان بہادری اور ریاست داری اور کارگذاری اور خیرخواہی و
تابعداری کرنے سے سرکار کی عنایت اور قدر دانی سے درجہ اول بنتے ہین
علاوہ اسکے تمام اقلیم ہندستان اور شہر بمبئی مین بھی بہت بڑے گروہ عظیم کی
رعیت سرکار نامدار کی مسلمان ہین جس وقت سرکار چاہے اور حکم کرے
لاکھون مسلمان بہادر اور عالی ہمت سرکار کی خیرخواہی مین جان نثاری
اور دشمن کشی کو موجود ہوسکتے ہین اور دوسرا حال مسلمانون کی شوکت
موجودہ حال کا اخبار گذشتہ مین ہم لکھ چکے ہین اب پارسی اخبار والے جو مسلمانون
کو بہ صد رہین جنونی وغیرہ کلمات بد لکھتے ہین اونکی بیہودہ رفتاری کے موافق
ہمکو اونکا حال لکھنا ضرور نہین ہمیشہ شرفا کا شیوہ الفاظ بد لکھنے اور بحث
کرنے کا نہین ہے گر اون کو شرم ہے تو اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ایران سے کیا بہادری
کرکے اور کس سے جاکر کس عزت سے یہان آئے تھے اور کس طرح کا عہدہ

پیش کر کے سینہ کہلاتے اور کہان کہان پارسیون کی حکومت اور سلطنت اور ریاست اور کسی قانون قوم کی میراث کسی طرح کی شان و شوکت کسی عہدہ معظم کی سرداری یا سرکار کی طرف سے کسی لڑائی کی بہادری اور کسی طور کی عالیخاندانی ہے کہ جسکے سبب سے سرکار کی سب رعیت سے نمبر اول بننے کا فخر و ہمت ہر زمان خود کرتے ہین اور کس ملک پر پارسی صاحب اسوقت بھی بادشاہت یا سلطنت و حکمرانی کرتے ہین جو اپنے اسقدر تعریف عالیخاندانی اور شرافت اور اسکے مسلمانون کو کلمات حقارت اور مذمت لکھتے ہین از روی تکبر اپنی بزرگی ظاہر کرین کہ اوس عزت داری کا حال معلوم ہو کراچی کی خبر رقومہ بالا میں راست گفتار نے تعصب دلی سے مسلمانون کو بدنام کرنے اور وہان کے صاحب مجسٹریٹ اور بمبئی کے صاحب کمشنر پولس اور سرکار پر الزام دینے کو درج کی ہی [illegible] کراچی کا خاص اخبار مفرح القلوب ۹ ۲ مارچ کہ جسکے مہتمم بہت صاحب لیاقت ہین اوس مین پتھر وغیرہ مارنا نہین لکھا ہے فقط مجسٹریٹ کے پاس مسلمان گئے تھے اور مجسٹریٹ کے حکم بموجب فیصلہ ہو گیا تھا کہ کسی فساد اور سنگ زنی نہین کیا تمہی اخبار نویس کو سچی بات کے سوا خلاف لکھنا نہین چاہیے کیونکہ جب تم کسیکو سخت کہو گے دشنام دو گے تو دوسرا بھی تمکو ویسا ہی کہے گا پر کلام شرفونکا نہین تم اپنے اوسی منہ سے اشرف بنتے ہو اور آپ ہی اپنی شرافت کا یہ جوہر دکھلاتے ہو مناسب نہین

استنبول پایہ تخت سلطانی

اسوقت دار الخلافہ قسطنطنیہ استنبول سے اخبار الجوائب مرقومہ ۲۹ محرم میل کے ساتھ آیا مہتمم صاحب اخبار نے یہ حال اتحاد دولتین کا تازہ سنایا کہ بالفعل ہرقون الشان سفیر دولت جرمن جانشین دربار سلطانی کو ایک نشان عالیشان درجہ اول دربار عثمانی کا عنایت کیا گیا

انتظام تار برقی سلطانی

الحال دیوان محکمہ ٹیلگراف خانہ سلطانی سے اس مضمون کا حکم نامہ جاری ہوا کہ تاریخ گیارہوین مارچ سے کوئی شخص کسی قسم کی خبر قوم اور عدد اور اشارہ کے طور پر کسی جگہ بذریعہ تار برقی بھیجنے نپائیگا

جنگ آچین

اسی اخبار روم مین تحریر ہے کیفیت شجاعت اسلامیان آچین کی تقریر ولندیزی کی الحال شہر ہانگ سے پہونچی ہی کہ تاریخ ۱۵ ماہ فیبروری کو فوج ولندیز ریاست فتح اور دلیران لشکر اہل آچین کے لڑائی سخت ہوئی آخر کو افضال ربانی سے پرچم نشان اسلام پر فتح مندی کی ہوا چلی فوج ظفر موج شجاعان لشکر سلطان آچین نے بڑی جوانمردی سے فتح پائی ولندیزیون کو طاقت مقابلہ نرہنے سے بھاگنے پر نوبت پہونچی لشکر ہالنڈ کے بہت آدمی بنگ شمشیر صف شکنان آچین کی خوراک ہوئے کتنون کے [illegible] ہوا کہ لڑائی کے وقت دلیران آچین لشکر مخالف پر اس بہادری سے حملہ آور ہوتے گا اون کو پریشان کر کے ولندیزیون کی دو ضرب توپ عمدہ مترالیوز قسم کی چھین لیے گئے اور لنڈن کے اخبار ڈیلی نیوز کے راقم نے یہ خبر بیان کی ہے کہ ہالنڈ کا سوسیح جو آچین میں گئے تھے اونھون نے دیکھا کہ یورپ کے لوگ بھی لشکر آچین مین موجود ہین اور دو سردار قوم ہالنڈ اور تین سردار فرانس اور جرمن شخص انگریز اور پانچ سردار امریکہ کے شریک لشکر اور مشیر کار ہین اور دو قسم توپ اسی قسم کی جو استنبول کے قلعہ چناق مین بہت مضبوط توپین ہین آچین مین موجود ہین اور جو توپین جیمس اول بادشاہ انگریز نے دیا تھا وہ بیگا پتری تمیرا و چند آدمی آچین کے ہالنڈ نے جو گرفتار کر پائے لیے اون کو چھوڑ دیا وہ لوگ ایسا کہتے ہے کہ آچین کے ادنی اور اعلی سب آدمی واسطے لڑائی کے تیار ہین اور کراتون نام کا قلعہ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے بہت زیادہ مضبوط نہین ہے اب لشکر ہالنڈ مین آفت آسمانی پڑی ہے بیماری وبانے

برانزور پکڑا ہی ایک سو آدمی اوس بیماری سے مرچکے ہین سپہ سالار فوج ہالنڈ
نے سب سرداران لشکر کو بہت تاکید سے ممانعت کر دی ہی کہ اوس بیماری
وبا پھیلنے اور اہل آچین کے ہاتھ سے شکست کھانیکی خبر ہرگز ظاہر نہین کرنا چاہیے
اور سرداران لشکر ہالنڈ کی یہ رای ہی کہ جہان سے آگے بڑھکر اہل آچین کا
مقابلہ کرین **کشف الاخبار** مترالیوز توپ توپ نہین بلکہ ایک اوس
توپ کی بہت نالین ہوتی ہین اور سب ایک مرتبہ پیچھے سے بھری جاتی
ہی اور ایک ہی بار خالی ہو کر آفت مچاتی ہین اس توپ کا نام عربی مین
(راشہ) رکھا ہی یعنے برسانی والی **ترلیفس** ملک جرمن مین
ترلیفس نام کا ایک شہر ہی جرائی ہی کہ وہان کے لارڈبشپ کو گورنمنٹ جرمن نے
قید کیا ہی کیونکہ اوسنے شاہ جرمن کے قوانین او ایجاد پر عمل نہین کیا ——

ہوا عمر اوسکی بیرگرس کی ہو چکی ہی **خدیو مصر** صاحب اخبار جوائب
انطوانت قیمس کے حوالہ سے ظاہر کرتے ہین کہ اسی سال مین خدیو مصر حضرت سلطان
سکندر شان کی طلب بموجب پھر دار الخلافہ مین تشریف لائینگے **جناب**
صدر اعظم نے پنجشنبہ کے دن بڑی دھوم اور تیاری عظیم کی ایک دعوت
کی تھی جسمین دولت علیہ عثمانی کے تمام سردار اور وزیر اور وکیل اور سب
بادشاہان غیر کے ایلچی شریک دعوت تھے **عمر دراز میوول**
اخبار نمبر اول مورخہ ۲ اپریل کے حوالہ سے اخبار عالم مرقومہ ۱۹
نمبر ۲۴ مین تحریر ہی کہ اخبار انگلو زیلین تائمس کل جام حوالہ علم کرتا ہے
کہ لندن شہر انزبل مین ایک شخص بہت بڑی عمر کا موجود ہی یہہ شخص
سنہ ۱۷۶۶ع مین پیدا ہوا تھا اب اوسکی عمر ایک سو اٹھتر برس کی ہی ۹۶
اور ہوش حواس گویائی اور بینائی سب درست ہی اوسنے اپنی عمر مین چھ
عورتون سے بیاہ کیا ان سب عورتون سے اب اوسکے بیالیس بیٹے اور
بیٹیان اور ایک سو تیس پوتے اور نواسیان ہین اور اون کی اولاد
بیس لڑکے اور لڑکیان ہین **کشف الاخبار** گویا ایک آدمی سے
ایک گانون کی آبادی ہی اگر کسی علیحدہ مقام فضا اور زمین میں سے
جہان پانی بھی موجود ہو جاکر آبادی کرے اور یہہ عمر دراز اوسکا
نام رکھے اور زمین پر اوسکی اولاد سے زراعت کرائے اطراف مین
باغات لگائے ایک زمین داری جاگیر معافی کا فائدہ پائیے اور نام بھی
اوسکی نسل سے قبیلہ عمر دراز کا دنیا مین مشہور اور آبادی گانون تک قائم
رہے اور کیا عجب ہی کہ جیسا اوس ایک آدمی سے ایک گانون اور ایک
گانون سے ایک شہر اور ایک طایفہ آباد ہو جائے وہ تو ایک نہ ایک دن
مر جائیگا مگر نام اوسکا طایفہ عمر دراز سے ہمیشہ قایم رہیگا

بنگال کی قحط کی یہ کیفیت مشتہر ہی

کاشتکاروں نے پہلے اپنے ہل اور بیل بیچے پھر جورو بچون کو فروخت
کرنے لگے من بعد تخم غلہ کھا لیا جب یہہ سرمایہ انکا ختم ہو گیا تب گھاس
اور بناسپتی پر مثل حیوانون کی نوبت آئی غرض کال نے بنگالی کو اسم
بامسمی ہو کا بنگالی بنا دیا ہی کہ تخمیناً دو کروڑ آدمی اس بلا مین مبتلا ہین
تاکہ آدمی غریبون کو سرکار نے کام پر لگا دیا ہے ۷۰ لاکھ مخلوق در بنگال مین
قحط زدہ ہی ترہت اور چمپارن و رنگپور وغیرہ اکثر اضلاع کی کھیتیان
بالکل برباد ہو گئین اگرچہ گورنمنٹ انگلشیہ نواب کی بار اسبارہ مین بہت کوشش اور
مدد کی ہی کہ کبھی کسی بڑی مہم مین بھی نہ کی ہوگی مگر پھر بھی کروڑون آدمیون کی جان
کی خبر گیری کیا ہے اب خاص کرنے سے مرنا بھی شروع ہو گیا چنانچہ چار پانچ آدمیون کی موت
کی خبر آئی ہے قحط زدہ ضلعون مین خیرات بانٹنی شروع ہو گئی سو میل پر جگہ کا ایک حلقہ بنایا
ہی جسمین ہر ایک حلقہ کے لئے ایک ایک ہوشیار افسر انجارج مقرر ہوا ہی
خدا کریم اپنے بندون پر رحم کرے لوح محفوظ

خبر تنازعہ سرحد مابین والی نیپال اور ملازمان سرکار انگلشیہ

صاحب سید الاخبار بذریعہ تحریر کارسپانڈنٹ لکھتے ہین کہ کرنیل انڈرسین صاحب جنرل سروییر حدود سطے حدود بندی علاقہ سرکاری اور عملداری والی نیپال کے تشریف لائے جب مابین کلیان گدھی اور دارا گھر پختہ تودہ بنوا لئے یہہ خبر سنکر کرنیل مان سنگھ سردار مملکت نیپال اس تعمیر کو مانع آئے اور بحکم خود وہ تودہ ڈھا دئے کرنیل انڈرسین صاحب نے فرمایا کہ حکم گورنمنٹی در باب حدود بندی ہے اسکی عدم تعمیل مین آپکی تمردی ہے کیا آپ سارا سر کاٹ ڈالینگے کرنیل مان سنگھ نے جواب دیا کہ البتہ آپ [illegible] مین ہے پھر کرنیل انڈرسین نے کہا کہ ہم یہان گڑ جاوینگے مگر سرحد دخل سرکار مین بنا وینگے کرنیل مان سنگھ نے جواب دیا کہ جسطرح ممکن ہوگا آپ ہٹائے جاوینگے انڈرسین صاحب نے کہا کہ تو سپاہ سرکار تا نیپال پہونچیگا اور پامال کریگا مان سنگھ نے جواب دیا کہ سرکار نیپال کی طرف سے محافظت ملک مین دریغ کون کریگا پہر جسکو خدا جتاویگا دیگا بعد اسکے دو بدل کے کرنیل ہندرسن صاحب تھسی پور کو واپس آئے دیکھئے نتیجہ اسکا کیا ہوتا ہے لوح محفوظ

آبادی انگلستان

اخبار اورلینڈ میل مین مرقوم ہے کہ انگلستان مین تیس ملین یعنے تین کروڑ کی آبادی ہے منجملہ دو کروڑ آدمیونکی یک کروڑ آدمی ایسے ہین جنکی عمرین بیس سال کی اندر ہین انگلینڈ مین مردون کی نسبت عورتوکا شمار ۵ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ ہے اور ویلس مین ۴ ہزار عورتین مردون کی نسبت زیادہ ہین — خاص لندن مین تیس لاکھ اکسٹھ ہزار آدمی رہتے ہین ان مین پندرہ لاکھ تیس ہزار مرد ہین — اور سترہ لاکھ اکیس ہزار عورتین ہر ایک لاکھ آدمیون مین ۱۱۷ ایسے ہین جنکی عمرین ایکسو سال سے تجاوز کرگئی ہین اور منجملہ ۱۰۰ عمرون کو ۱۱۷ عورتین اور باقی مرد ہین دو کروڑ آدمیون کی آبادی مین سے صرف لاکھ مین سو آدمی ایسے ہین جنکو پڑھنا نہین آتا باقی اور سب پڑھ لکھ سکتے ہین ناصر الاخبار

کلکتہ کے پل ٹوٹنے سے ۶۰ آدمیون کا مرنا

ہفتہ گذشتہ مین جو کلکتہ کے پل ٹوٹنے کی خبر لکھی گئی تھی اب [illegible] کے ٹکرانے سے پل ٹوٹا تو قریب ۵۰ یا ۶۰ آدمیون کے جو پل کے اوپر کام تعمیر کا کر رہے تھے ہلاک ہوئے اور کپتان جہازی مستول کے شکست ہو جانیسے سخت مضروب ہوا یہان تک کہ شفاخانہ مین پہنچکر تیسرے دن مرگیا اب ٹھیکہ دار ایک لاکھ روپیہ قیمت پل کی سرکار سے لیگا اور جو کپتان جیتا تو اسکی سر پر بلا پڑتی کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہین اگر ناگہانی آفتون سے وہ پل بچا رہا تو یقینا ۸ یا ۹ مہینے مین تیار ہو جائے گا پانچ چار روز کا عرصہ گذرا کہ ۴ بجے شام بارش ہوئی اور ٹابرے مین ریلوے اشٹیشن کے قریب بجلی گری دو آدمی جان سے بیجان ہوئے ۲۹ مارچ کو ۱ بجے شام کے بتقریب تندرستی کمانڈر انچیف صاحب چپاگہاٹ پر بطور میلہ مجمع ہوا گورنر جنرل ہند بہی تشریف لائے لشکر موجودہ نے شاہی سلامی اتاری باجا خوشی کا بجایا گیا لوح محفوظ منہ

حضور والی رامپور

مدراس میل مورخہ ۲ ماہ حال مین رقم ہے کہ عالیجناب معلی القاب حاجی حرمین شریفین زاد جاہہ اللہ شرفاً و تعظیماً نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر والی رامپور فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ دوسری ماہ آیندہ کو دو سو کیاولری کے سپاہ تین سو پیدل دو توپ اور نو سو پس آیندہ ... کے ہمراہ الہ آباد کو اس غرض سے تشریف لاتے ہین کہ سر ولیم میور بہادر سے جو ولایت انگلستان کو تشریف لیجاتے ہین ملاقات کرین اور اوران پر کلمات خدا حافظ پڑھکر وداع کرین ۔ نواب صاحب بہادر کا ارادہ سر جان سٹرچی صاحب بہادر سے بھی ملاقات کرنیکا ہے

سکندر اعظم اور اوسکے مان کی کہانی

اگرچہ مان باپ تنومند [illegible] ہے عزت کرین اور ہر ایک امر کی برداشت کرکے اطاعت سے پیش آوین اولمپس سکندر اعظم کی مان تھی اور بہت لالچند اور فخر طلب تھی اپنے بیٹے کو بد مزاجی سے اکثر دق کیا کرتی تسپر بھی سکندر نے جب ایشیا کی طرف مہم کی عجایب و غرایب اشیا جو لوٹ مین سے اوسنے بطور نذرانہ کی محبت سے اوسکو بھیجے اور صرف اتنی ہی درخواست کی کہ سلطنت کی معاملات مین دخل نہ دے اور انتظام ریاست انٹی پیٹر کے ہاتھ مین جسکو سکندر نے حاکم مقرر کیا تھا رہنے دے جب مان نے اس درخواست پر بھی سخت جواب بھیجا تو سکندر نے متحمل ہوکر مان لیا اور پھر اوسکے جواب مین کسیطرح کے الفاظ درشت استعمال مین نہ لایا ۔ ایک مرتبہ اوس عورت نے انٹی پیٹر کو بہت تنگ کیا تو اوس نے اپنی وقت کے بیان مین ایک عرضی سکندر کو لکھکر بھیجی تب سکندر نے انٹی پیٹر کو جواب مین یہ لکھا کہ تم نہین جانتے ہو کہ میرے مان کے آنسو کا ایک قطرہ ایسے ایسے چہرہ سو مکتوب کے حروف مٹا سکتا ہے فقط

منشور محمدی

یضل من یشاء و یہدی من یشاء

ہمارے ایک کرم فرما تحریر فرماتے ہین کہ مقام کوہ مری مین ایک ہندو اور ایک سادہو اور اوسکے ایک گروہ نواح مین اور دو تین ہندو مشرف باسلام ہوئے منشور محمدی

منشور محمدی

اسیطرح اور بھی کئی انگریزان و ہندوان مشرف باسلام ہوئے ہین اہل اسلام کی ایسی پست حالی و افلاس و بے سامانی و بیکسی کے حالت مین انگریزون [illegible] نہین ہے

سیالکوٹ

شیخ مظفر الحسن وکیل عدالت کا برادر زادہ ۱۳ برس کا جو مشن اسکول مین پڑھتا تھا عیسائی ہونے کیواسطے پادری [illegible] کی کوٹھی پر گیا اور کہا کہ مجھکو صبغ دیا جاے اگرچہ پادریون کا منتہای تمنا یہی ترویج دین عیسوی ہوتا ہے مگر نہین معلوم کہ پادری صاحب موصوف کو کیا خیال ہوا کہ اوسنے بذریعہ اشتہار اوسکے والدین کو خبر کی کہ بیٹے کو بچانا ہے تو بچاو خبر ورثا کی ملی پادری صاحب کی کوٹھی پر گئے اور اوسکو وہ باہر تو دیا مگر اندر سے یہ جواب بھیجا کہ مجھکو چند سال سے مذہب حق کی جستجو ہے مجھکو میری [illegible] مجھکو یہی اب مینے مذہب عیسوی کو سچا جانا ہے اور اسمین داخل ہونا چاہتا ہون [illegible] تمہارا مذہب سچا نہین [illegible] تمہاری شکل دیکھتا نہین چاہتا ہون [illegible] پادری صاحب نے منت و زاری کی پادری صاحب نے [illegible] خاطر داری کی اوسکو جبراً باہر نکال کر ورثا کے حوالہ کیا اونہون نے گہر مین لا کر لڑکے کو بہت سمجھایا اور واعظ [illegible] خیال خام کسیکا [illegible] سمجھایا مگر وہ [illegible]

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوگاری محلہ نا کے پر